السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایسا دین دار شخص جو تمام فرائض وواجبات ادا کرتا ہے لیکن جھوٹ بولنے سے پرہیز نہیں کرتا ہے کیا اس کا شمار صالحین میں ہوگا؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جھوٹ بولنا انتہائی بری خصلت ہے۔ یہ مؤمنین وصالحین کے اوصاف میں سے نہیں ہے بلکہ یہ تو منافقین کے اوصاف میں سے ہے۔ حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

(آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلاثٌ إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ، وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ" (بخاری، مسلم"

''منافق کی تین علامتیں ہیں۔ جب بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے اور جب وعدہ کرتا ہے تو وعدہ خلافی کرتا ہے اور جب اسے آمین بنایا جائے تو اس میں خیانت کرتا ہے۔"

اسی مفہوم میں دوسری احادیث بھی ہیں۔ ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جھوٹ بولنا صالحین کی نہیں بلکہ منافقین کی عادت ہے۔ اللہ کا ارشاد ہے:

إِنَّمَا يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْكَاذِبُونَ ١٠٥ ... سورة النحل

جھوٹ وہ لوگ گھڑتے ہیں جو اللہ کی آیات کو نہیں مانتے۔ وہی حقیقت میں جھوٹے ہیں۔ حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:''

(قِيلَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيَكُونُ الْمُؤْمِنُ جَبَانًا؟ فَقَالَ: (نَعَمْ)، فَقِيلَ لَهُ: أَيَكُونُ الْمُؤْمِنُ بَخِيلًا؟ فَقَالَ: (نَعَمْ)، فَقِيلَ لَهُ: أَيَكُونُ الْمُؤْمِنُ كَذَّابًا؟ فَقَالَ: لَا" (موطا امام مالک"

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کیا مومن بزدل ہوسکتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا ہاں۔ پوچھا گیا کہ کیا مومن کنجوس ہوسکتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا ہاں۔ پوچھا گیا کیا مومن جھوٹا ہوسکتا''
ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ نہیں۔''

ایسا اس لیے کہ بزدلی اور کنجوسی ایک فطری عادت بھی ہوسکتی ہے لیکن جھوٹ بولنا فطری عادت نہیں بلکہ انسان ارادی طور پر جھوٹ بولتا ہے۔ جیسا کہ مندرجہ ذیل حدیث میں ہے:

(وَإِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ فَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ، وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ كَذَّابًا" (بخاری، مسلم"

''جھوٹ سے بچو کیوں کہ جھوٹ فسق وفجور کی راہ دکھاتا ہے اور فسق وفجور جہنم تک لے جاتا ہے اور انسان جھوٹ بولتا رہتا ہے اور جھوٹ کی تلاش میں رہتا ہے حتی کہ اللہ کے یہاں جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔''

معلوم ہوا کہ جھوٹ بولنا ایک ایسی عادت ہے جو انسان خود اپنی کوشش سے اختیار کرتا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تاکید کی ہے کہ اپنے بچوں کو شروع ہی سے سچ بولنے کا عادی بنایا جائے اور جھوٹ بولنے سے روکا جائے۔ حدیث میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے بچے سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ تمھیں فلاں فلاں چیز دوں گا (وہ اپنے بچے کو بہلانا چاہتے تھے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے سوال کیا کہ واقعی تم اپنے بچے کو یہ چیزیں دوگے؟ انھوں نے جواب دیا کہ نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ یا تو اسے یہ چیزیں دو یا پھر سچ بولو۔ کیوں کہ اللہ نے جھوٹ بولنے سے منع فرمایا ہے۔ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ یہ بھی کوئی جھوٹ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کہ بلاشبہ یہ جھوٹ ہے۔ بڑا جھوٹ بڑا جھوٹ لکھا جائے گا اور چھوٹا جھوٹ چھوٹا جھوٹ لکھا جائے گا۔ (مسند احمد)

جھوٹ کے مختلف درجات ہوتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یا نقصان ان جتنا ہوگا اس کا گناہ بھی اسی قدر بڑا ہوگا۔ اسی لیے بعض جھوٹ کا شمار گناہ صغیرہ میں ہوتا ہے اور بعض کا شمار گناہ کبیرہ میں اسی لیے حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس بادشاہ کی طرف نظر بھی نہیں کرے گا جو جھوٹا تھا اس لیے کہ بادشاہ کے بننے کے بعد اسے جھوٹ بولنے کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔ اس کے باوجود اس نے جھوٹ بولا یہ جانتے ہوئے کہ بادشاہ کے جھوٹ کا اثر عام لوگوں کے مقابلہ میں زیادہ ہوتا ہے۔ اس لیے ایسے بادشاہ کا قیامت کے دن یہ انجام ہوگا کہ اللہ تعالیٰ اسے دیکھے گا نہیں اور اس کے لیے عذاب الیم ہے (مسلم)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ یوسف القرضاوی

اجتماعی معاملات، جلد:1، صفحہ:326

محدث فتویٰ